بسم اللہ الرحمن الرحیم

ہم اپنی دعاؤں کو کیسے قبول کرائیں؟

ابو معاویہ شارب بن شاکر السّلفی
بنی پٹی۔مدھوبنی۔بہار

الحمدللہ رب العالمین والصلاۃ والسلام علی رسولہ الکریم،اما بعد:

برادران اسلام!

جب ہم لوگ اللہ کے اس وعدے کو سنتے یا پڑھتے ہیں کہ ’’ وَقَالَ رَبُّكُمُ ادْعُونِي أَسْتَجِبْ لَكُمْ ‘‘ اور تمہارے رب کا فرمان (سرزد ہوچکا) ہے کہ مجھ سے دعا کرو میں تمہاری دعاؤں کو قبول کروں گا۔(المؤمن:60) تو بہت سارے لوگ اس بات کولے کر پریشان ہوجاتے ہیں کہ انہوں نے تو دعائیں بہت کی مگر ان کی دعائیں قبول نہیں ہوئی،آخر وہ کیا کرے کی ان کی دعائیں قبول ہوجائے؟سوچنے والی بات ہے کہ ایک طرف اللہ رب العزت کا یہ وعدہ ہے کہ میں تمہاری دعاؤں کو قبول کروں گا اوردوسری طرف ہماری یہ حالت کہ ہم دعائیں کرکرتھک چکے ہیں مگرہماری دعائیں قبول نہیں ہورہی ہے!آخر کیوں؟تواس سوال کا جواب یہ ہے کہ ہمیں دعا کرنا تو معلوم ہے مگر اپنے رب اللہ رب العزت سے مانگنے کا ڈھنگ وطریقہ معلوم نہیں ہے،ہم تو بس رسماً وعادتاً دعاؤں کے لئے اپنے ہاتھوں کو اٹھاتے اور گراتے ہیں،ہمیں نہ تو اس بات کا احساس ہوتا ہے کہ ہم شہنشاہوں کے شہنشاہ سے مانگ رہے ہیں اورنہ ہی ہمیں اس بات کی خبر ہے کہ ہمارارب ہماری دعاؤں کو کیسے قبول کرتا ہے!بس ہم میں سے ہرانسان کی یہی چاہت اور آرزو ہوتی ہے کہ اللہ اس کی ہر دعاؤں کو قبول کرلے،اس کی ہر مراد پوری ہوجائے اوروہ جو مانگے اسے فورا مل جائے،میرے دوستو!اگرآپ بھی اس بات سے پریشان ہیں کہ آپ کی دعائیں قبول نہیں ہورہی ہیں توآج سے آپ پریشان ہونا چھوڑدیں اورآج کے خطبۂ جمعہ میں جوجو باتیں میں بتانے والاہوں اس پر عمل کرکے دیکھیں،ان شاء اللہ آپ کی ہر مراد پوری ہوگی اورآپ کی ہر دعا قبول کی جائے گی!

(1) رات کے آخری حصے میں دعائیں کیا کریں:

میرے دوستو اور پیارے پیارے اسلامی بھائیو اور بہنو!

اگر آپ اپنی دعاؤں کو قبول کرانا چاہتے ہیں تو پھر رات کے آخری حصے میں اٹھ کر دعائیں کیا کریں کیونکہ یہ لمحہ ایک ایسا لمحہ ہوتا ہے جس میں دعائیں قبول کی جاتی ہیں جیسا کہ سیدنا ابوامامہؓ بیان کرتے ہیں کہ آپ ﷺ سے یہ سوال کیا گیا کہ " أَيُّ الدُّعَاءِ أَسْمَعُ " کس وقت سب سے زیادہ دعائیں قبول کی جاتی ہیں؟ تو آپ ﷺ نے فرمایا کہ " جَوْفَ اللَّيْلِ الآخِرِ " رات کے آخری حصے میں سب سے زیادہ دعائیں قبول کی جاتی ہیں۔ (ترمذی: 3499 و قال الألبانیؒ اسنادہ حسن) اور تو اور ہے اس لمحے کے بارے میں رب العزت کا یہ وعدہ ہے کہ جو انسان بھی اس وقت میں دعائیں کرے گا تو میں اس کی دعاؤں کو قبول کروں گا اور اس کی فریاد رسی کروں گا جیسا کہ حبیب کائنات ﷺ کا یہ فرمان ہے کہ جب رات کا آخری تہائی حصہ باقی رہ جاتا ہے تو اللہ رب العزت اپنی شان کے مطابق آسمان دنیا پر نزول فرماتا ہے اور پھر صبح صادق تک یہ اعلان کرتا رہتا ہے کہ " مَنْ يَدْعُونِي فَأَسْتَجِيبَ لَهُ مَنْ يَسْأَلُنِي فَأُعْطِيَهُ مَنْ يَسْتَغْفِرُنِي فَأَغْفِرَ لَهُ " ہے کوئی جو مجھ سے دعائیں کریں اور میں اس کی دعاؤں کو قبول کرلوں، ہے کوئی مجھ سے مانگنے والا کہ میں اسے عطا کردوں، ہے کوئی مجھ سے معافی کا طلبگار کہ میں اسے معاف کردوں۔ (بخاری: 1145، مسلم: 757)

(2) رات میں آنکھ کھلتے ہی دعائیں کیا کریں:

میرے دوستو! اگر آپ اپنی دعاؤں کو قبول کرانا چاہتے ہیں تو پھر رات میں سونے سے پہلے وضو کرکے ذکرواذکار کرتے ہوئے سو جایا کریں اور پھر رات میں جب بھی آپ کی آنکھ کھلے تو اپنے رب سے کچھ نہ کچھ ضرور مانگ لیا کریں کیونکہ ایسا کرکے سونے سے اس وقت بھی دعائیں قبول کی جاتی ہیں جیسا کہ سیدنا معاذ بن جبلؓ بیان کرتے ہیں کہ آپ ﷺ نے فرمایا کہ " مَا مِنْ مُسْلِمٍ يَبِيتُ عَلَى ذِكْرٍ طَاهِرًا فَيَتَعَارُّ مِنَ اللَّيْلِ فَيَسْأَلُ اللَّهَ خَيْرًا مِنَ الدُّنْيَا وَالْآخِرَةِ إِلَّا أَعْطَاهُ إِيَّاهُ " جو شخص بھی باوضو ہو کر اللہ کا ذکر کرتے ہوئے سو جائے اور پھر رات کو کسی وقت جب اس کی آنکھ کھلے تو وہ انسان اللہ سے دنیا و آخرت کی جو بھی بھلائی مانگے گا تو اللہ اسے عطا کردے گا۔ (ابوداؤد: 5042، و قال الألبانیؒ: اسنادہ صحیح) اسی طرح سے اگر آپ اپنی دعاؤں کو قبول کرانا چاہتے ہیں تو رات میں ایک اور آسان عمل کرلیا کریں کیونکہ یہ ایک ایسا آسان عمل ہے جس سے آپ کی ہر مراد پوری ہوگی اور آپ کی ہر دعا قبول کی جائے گی جیسا کہ عبادہ بن صامتؓ بیان کرتے ہیں کہ آپ ﷺ نے فرمایا " مَنْ تَعَارَّ مِنَ اللَّيْلِ " کہ جس انسان کی رات کے وقت آنکھ کھل جائے اور فوراً اپنے زبان سے یہ

کلمات ”لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَحْدَهُ لَا شَرِيكَ لَهُ، لَهُ الْمُلْكُ وَلَهُ الْحَمْدُ، وَهُوَ عَلَى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيرٌ، الْحَمْدُ لِلَّهِ، وَسُبْحَانَ اللَّهِ، وَلَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ، وَاللَّهُ أَكْبَرُ، وَلَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ إِلَّا بِاللَّهِ“ ادا کرے اور پھر یہ کہے کہ ” أَللَّهُمَّ اغْفِرْ لِي “ اے اللہ مجھے بخش دے، یا فرمایا کہ ” أَوْ دَعَا أُسْتُجِيبَ لَهُ “ اگر وہ دعا کرے گا تو اس کی دعا قبول کی جائے گی اور اگر وضو کرکے نماز پڑھے گا تو اس کی نماز بھی قبول کی جائے گی۔ (بخاری:1154،ترمذی:3414،ابوداؤد:5060)

(3) اذان اور اقامت کے درمیان دعائیں کیا کریں:

میرے دوستو! اگر آپ اپنی دعاؤں کو قبول کرانا چاہتے ہیں تو آپ اذان اور اقامت کے درمیان میں دعائیں کیا کریں کیونکہ اذان اور اقامت کے درمیان جو 20/15 منٹ کا وقفہ ہوتا ہے یہ ایک ایسا قیمتی لمحہ ہوتا ہے جس میں دعائیں قبول کی جاتی ہیں جیسا کہ فرمان مصطفی ﷺ ہے ” أَلدُّعَاءُ لَا يُرَدُّ بَيْنَ الْأَذَانِ وَالْإِقَامَةِ “ کہ اذان اور اقامت کے درمیان کی جانے والی دعاؤں کو رد نہیں کیا جاتا ہے۔ (ترمذی:212 و قال الألبانیؒ: اسنادہ صحیح) مگر افسوس صد افسوس لوگوں کی حرماں نصیبی دیکھئے کہ اس قیمتی لمحے کو بہت شوق سے ضائع و برباد کرتے نظر آتے ہیں، دیکھا یہ جاتا ہے کہ لوگ ان اوقات میں باتوں میں مشغول ہوتے ہیں یا پھر اپنے موبائل میں گھسے ہوتے ہیں یا پھر جان بوجھ کر تاخیر سے آتے ہیں۔

(4) اسم اعظم اور توحیدی کلمات کے وسیلے سے دعائیں کیا کریں:

برادران اسلام! اگر آپ اپنی دعاؤں کو قبول کرانا چاہتے ہیں تو پھر اسم اعظم اور توحیدی کلمات اور توحیدی جملوں کے وسیلے سے دعائیں مانگا کریں کیونکہ ان جملوں کے ذریعے اگر کوئی اپنے رب سے فریاد کرتا ہے تو اس کی دعائیں فوراً قبول کر لی جاتی ہے جیسا کہ سیدنا انسؓ بیان کرتے ہیں کہ وہ ایک مرتبہ آپ ﷺ کے ساتھ بیٹھے ہوئے تھے کہ ایک آدمی نے نماز ادا کی اور پھر یہ کہتے ہوئے دعا کرنے لگا کہ ” أَللَّهُمَّ إِنِّي أَسْأَلُكَ بِأَنَّ لَكَ الْحَمْدُ، لَا إِلَهَ إِلَّا أَنْتَ الْمَنَّانُ، بَدِيعُ السَّمَوَاتِ وَالْأَرْضِ، يَا ذَا الْجَلَالِ وَالْإِكْرَامِ، يَا حَيُّ يَا قَيُّومُ إِنِّي أَسْأَلُكَ “ (اے اللہ میں تجھ سے سوال کرتا ہوں اس لئے کہ ہر طرح کی تعریف تیرے لئے ہی ہے، تیرے سوا کوئی معبود برحق نہیں، تو بے انتہا احسان کرنے والا ہے، آسمان و زمین کو بغیر نمونے کے پیدا کرنے والا تو ہی ہے، اے جاہ و جلال اور عزت و بزرگی والے، اے ہمیشہ زندہ رہنے والے اور سب کی نگرانی کرنے والے، میں تجھ سے سوال کر رہا ہوں) تو آپ ﷺ نے صحابۂ کرام سے پوچھا کہ ” تَدْرُونَ بِمَا دَعَا “ کیا تم جانتے ہو کہ اس انسان کے کس چیز کے وسیلے سے دعا کی ہے تو صحابۂ کرام نے کہا کہ اللہ اور اس کے رسول ہی بہتر جانتے ہیں، تو آپ ﷺ نے فرمایا کہ ”وَالَّذِي نَفْسِي بِيَدِهِ لَقَدْ دَعَا اللَّهَ بِاسْمِهِ الْعَظِيمِ، الَّذِي إِذَا دُعِيَ بِهِ أَجَابَ، وَإِذَا

سُئِلَ بِهِ أَعْطَى "اس ذات کی قسم جس کے ہاتھ میں میری جان ہے تحقیق کہ اس نے اللہ سے اس کے اس عظیم نام کے وسیلے سے دعا کی ہے کہ جس کے وسیلے سے اگر دعا کی جائے تو وہ قبول کرتا ہے،اور اگر مانگا جائے تو عطا کر دیتا ہے۔(ابوداؤد:1495،نسائی:1300،وقال الالبانیؒ:اسنادہ صحیح)اسی طرح سے ایک دوسری روایت کے اندر ہے کہ آپ ﷺ نے ایک آدمی کو ان الفاظ میں دعا کرتے ہوئے سنا کہ " اللَّهُمَّ إِنِّي أَسْأَلُكَ أَنِّي أَشْهَدُ أَنَّكَ أَنْتَ اللَّهُ، لَا إِلَهَ إِلَّا أَنْتَ، الْأَحَدُ الصَّمَدُ الَّذِي لَمْ يَلِدْ، وَلَمْ يُولَدْ، وَلَمْ يَكُنْ لَهُ كُفُوًا أَحَدٌ "(اے اللہ! میں تجھ سے سوال کرتا ہوں اس بناپر کہ میں گواہی دیتا ہوں کہ تو ہی اللہ ہے، تیرے سوا کوئی معبود برحق نہیں،تو اکیلا ہے،تو بے نیاز ہے، تجھ سے نہ تو کوئی پیدا ہوا ہے اور نہ ہی تو کسی سے پیدا ہوا ہے اور نہ ہی تیری برابری کرنے والا کوئی ہے) تو آپ ﷺ نے فرمایا کہ " لَقَدْ سَأَلْتَ اللَّهَ بِالِاسْمِ الَّذِي إِذَا سُئِلَ بِهِ أَعْطَى، وَإِذَا دُعِيَ بِهِ أَجَابَ "تو نے اللہ سے اس کے اس نام سے سوال کیا ہے کہ جب اس سے اس نام سے مانگا جائے تو وہ عنایت فرماتا ہے،دعا کی جائے تو دعا بھی قبول کرتا ہے۔(ابوداؤد:1493،وقال الالبانیؒ:اسنادہ صحیح)اسی طرح سے اگر کوئی انسان اللہ کے اسم اعظم کے وسیلے سے اگر دعائیں کرتا ہے تو اس کی دعائیں بھی فوراً قبول کر لی جاتی ہے جیسا کہ فرمان مصطفیٰ ﷺ ہے " اسْمُ اللَّهِ الْأَعْظَمُ الَّذِي إِذَا دُعِيَ بِهِ أَجَابَ "کہ اللہ کے اسم اعظم کے وسیلے سے اگر دعائیں کی جائے تو اللہ دعاؤں کو قبول کر لیتا ہے اور اسم اعظم قرآن مجید کی تین سورتوں میں مذکور ہے نمبر ایک " وَإِلَهُكُمْ إِلَهٌ وَاحِدٌ لَا إِلَهَ إِلَّا هُوَ الرَّحْمَنُ الرَّحِيمُ "(البقرۃ:163)نمبر دو" الم اللَّهُ لَا إِلَهَ إِلَّا هُوَ الْحَيُّ الْقَيُّومُ"اور نمبر تین" وَعَنَتِ الْوُجُوهُ لِلْحَيِّ الْقَيُّومِ "(طٰہ:111)اور بعض روایتوں سے یہ بات بھی معلوم ہوتی ہے کہ آیت الکرسی کے اندر بھی اسم اعظم ہے۔(ابن ماجہ:3855،3856،ترمذی:3478،ابوداؤد:1496،الصحیحۃ:746)پتہ یہ چلا کہ جو انسان بھی اسم اعظم اور اس طرح کے توحیدی جملوں کے ذریعہ دعائیں کرتا ہے تو رب العزت اس کی دعاؤں کو شرف قبولیت سے ضرور بالضرور نوازتا ہے،اس لئے آپ جب بھی دعائیں کیا کریں تو ان آیتوں اور دعاؤں کو ضرور بالضرور پڑھا کریں۔

(5) یارب یا پھر ربنا کے الفاظ سے دعائیں مانگا کریں:

میرے دوستو! اگر آپ اپنی دعاؤں کو قبول کرانا چاہتے ہیں تو پھر آپ اپنے رب سے ربوبیت کا واسطہ اور حوالہ دے کر مانگا کریں وہ اس طرح سے کہ آپ اپنی دعاؤں کا آغاز یاربی یا پھر ربنا سے کیا کریں کیونکہ رب العزت کو اس الفاظ سے مانگنا اور پکارنا بہت بہت پسند ہے اور اللہ رب العزت عطا بھی کر دیتا ہے اگر آپ کو میری باتوں پر یقین نہ ہو تو آپ قرآن مجید اٹھائیں اور پھر نبیوں اور رسولوں کی دعاؤں کو تلاش کیجئے وہاں پر آپ کو ہر جگہ یہی الفاظ نظر آئے گا کہ تمام نبیوں اور رسولوں

نے جب بھی اللہ سے مانگا تو ربوبیت کا وسیلہ لیا اور اللہ نے ان سب کی دعاؤں کو شرف قبولیت سے نوازا بھی ، یہ لیجئے مشتے نمونہ از خروارے کے طور پر میں کچھ دعائیں آپ کے سامنے بیان کر دیتا ہوں تا کہ آپ کو کامل یقین ہو جائے کہ جب بھی اللہ سے اس الفاظ کے حوالے سے دعائیں کی جاتی ہے تو اللہ رب العزت دعاؤں کو شرف قبولیت سے ضرور نوازتا ہے :

(1) بابا آدم نے ربوبیت کے وسیلے سے دعا مانگی اور کہا کہ " رَبَّنَا ظَلَمْنَا أَنْفُسَنَا وَإِنْ لَمْ تَغْفِرْ لَنَا وَتَرْحَمْنَا لَنَكُونَنَّ مِنَ الْخَاسِرِينَ "اے ہمارے رب ! ہم نے اپنا بڑا نقصان کیا اور اگر تو ہماری مغفرت نہ کرے گا اور ہم پر رحم نہ کرتے گا تو واقعی ہم نقصان پانے والوں میں سے ہو جائیں گے۔ (الاعراف : 23) تو رب نے معاف فرمادیا۔

(2) سیدنا موسی علیہ الصلاۃ والسلام بے یار و مددگار اور بے روزگار تھے اور پھر رب کی ربوبیت کا واسطہ دے کر کہا کہ " رَبِّ إِنِّي لِمَا أَنْزَلْتَ إِلَيَّ مِنْ خَيْرٍ فَقِيرٌ "اے پروردگار ! تو جو کچھ بھلائی میری طرف اتارے میں اس کا محتاج ہوں۔ (القصص : 24) تو اللہ نے دعا قبول کرتے ہوئے رہنے کو مکان بھی دلادیا، نوکری بھی دلادی اور بیوی بھی عطا کر دی۔

(3) سیدنا ابراہیم علیہ الصلاۃ والسلام نے رب کی ربوبیت کے وسیلے سے دعا کرتے ہوئے کہا کہ "رَبِّ هَبْ لِي مِنَ الصَّالِحِينَ " اے میرے رب ! مجھے نیک بخت اولاد عطا فرما۔ (الصفات : 100) تو اللہ نے اسماعیل بیٹا عطا کر دیا۔

(4) سیدنا زکریا علیہ الصلاۃ والسلام نے بھی رب کی ربوبیت کا حوالہ دے کر اپنے لئے ایک وارث مانگا اور کہا کہ " رَبِّ لَا تَذَرْنِي فَرْدًا وَأَنْتَ خَيْرُ الْوَارِثِينَ "اے میرے پروردگار ! مجھے تنہا نہ چھوڑ، تو سب سے بہتر وارث ہے۔ (الانبیاء : 89) تو رب نے یحیٰ بیٹا عطا کر دیا۔

(5) سیدنا سلیمان علیہ الصلاۃ والسلام نے بھی اللہ رب العزت سے اسی ربوبیت کے وسیلے سے ہی بادشاہت کا سوال کیا تھا اور دعا مانگی تھی کہ " رَبِّ اغْفِرْ لِي وَهَبْ لِي مُلْكًا لَا يَنْبَغِي لِأَحَدٍ مِنْ بَعْدِي إِنَّكَ أَنْتَ الْوَهَّابُ "اے میرے رب ! مجھے بخش دے اور مجھے ایسا ملک عطا فرما جو میرے سوا کسی (شخص) کے لائق نہ ہو، تو بڑا ہی دینے والا ہے۔ (ص : 35) تو رب العزت نے ان کی دعا کو شرف قبولیت سے نوازتے ہوئے ایسی بادشاہت سے نوازا جو نہ تو ان سے پہلے کسی کو ملی تھی اور نہ ہی تا قیامت کسی کو مل سکتی ہے۔

(6) خود آپ ﷺ بھی اسی ربنا والی دعا کو اکثر و بیشتر پڑھا کرتے تھے جیسا کہ سیدنا انسؓ بیان کرتا ہے کہ "كَانَ أَكْثَرُ دُعَاءِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ "آپ ﷺ کثرت سے یہ دعا پڑھا کرتے تھے کہ " أَللَّهُمَّ رَبَّنَا آتِنَا فِي الدُّنْيَا حَسَنَةً، وَفِي الآخِرَةِ حَسَنَةً، وَقِنَا عَذَابَ النَّارِ "اے ہمارے پروردگا ! تو ہمیں دنیا و آخرت میں خیر و بھلائی عطا فرما اور ہمیں عذاب جہنم سے محفوظ رکھ۔ (بخاری : 6389)

(7) صرف انبیاء ورسل ہی نہیں بلکہ اصحاب کہف نے بھی اپنی ایمان کی حفاظت کے لئے اسی رب کی ربوبیت کے حوالے سے ہی دعامانگی تھی کہ" رَبَّنَا آتِنَا مِنْ لَدُنْكَ رَحْمَةً وَهَيِّئْ لَنَا مِنْ أَمْرِنَا رَشَدًا "اے ہمارے پروردگار! ہمیں اپنے پاس سے رحمت عطافرمااور ہمارے کام میں ہمارے لئے راہ یابی کو آسان کر۔(الکہف:10) اوررب العزت نے انہیں اپنارحمت عطاکیا بھی اوران کے دین وایمان کی حفاظت بھی کی،صرف یہی نہیں بلکہ قرآن مجیدکے اندررب العزت نے اہل ایمان کو جوجودعائیں بتائی اورسکھائی ہیں وہ سب دعائیں ربنا سے شروع ہوتی ہیں اوریہ اس بات کی دلیل ہے کہ رب العزت کوربنا کے ذریعے دعاکرنا بہت پسند ہے غالباانہیں سب برکات کی وجہ سے سیدناابودرداءؓ اورسیدناابن عباسؓ کہاکرتے تھے کہ" اسْمُ اللَّهِ الْأَكْبَرُ رَبِّ رَبِّ "اللہ کاسب سے بڑانام رب ہے۔(طبرانی:119،مصنف ابن ابی شیبہ:29365،موسوعۃ الألبانی فی العقیدہ:860)

(6) اسمائے حسنیٰ کے وسیلے سے دعائیں کیا کریں:

میرے دوستو!اگرآپ اپنی دعاؤں کو قبول کرانا چاہتے ہیں تو پھر اللہ رب العزت کے جتنے بھی نام ہیں ان کے وسیلے سے دعائیں کیاکریں کیونکہ یہ اللہ رب العزت کاحکم ہے کہ اے لوگوں تم اپنے رب کواس کے اچھے اچھے ناموں کے ساتھ دہائی دیاکرو جیساکہ فرمان باری تعالی ہے"وَلِلَّهِ الْأَسْمَاءُ الْحُسْنَى فَادْعُوهُ بِهَا "اوراچھے اچھے نام اللہ ہی کے لئے ہیں سوان ناموں سے اللہ ہی کو موسوم کیاکرو۔(الاعراف:180)اللہ کواچھے اچھے ناموں کے ساتھ پکارنے کامطلب یہ ہے کہ ہم اللہ رب العزت کواس کے اچھے اچھے ناموں کے ساتھ دہائی دیں مثلاآپ اس طرح سے دعائیں کیاکریں کہ یاحی یاقیوم،یا ذالجلال والاکرام تومیری فلاں ضرورت کوپوری کردے،یاغفار تومیری مغفرت فرمادے،یاستار تومیرے عیوب پرپردہ ڈال دے،یاتواب تومیری توبہ کو قبول کرلے،یارحمان یارحیم تومیرے اوپررحم وکرم فرماوغیرہ وغیرہ،بالخصوص یاحی یاقیوم اوریاذوالجلال والاکرام کے ذریعے آپ ضروردعائیں کیاکریں کیونکہ یہ آپ ﷺ کافرمان ہے کہ ان کلمات کے ذریعے دعائیں قبول کی جاتی ہے جیساکہ ہم نے ابھی ابھی اوپرتوحیدی کلمات کے ذریعے دعاکرنے کے بیان میں آپ کے سامنے میں دوحدیثیں پیش کردی ہیں،اسی طرح سے آپ ﷺ کا یہ حکم بھی موجود ہے کہ اے لوگوں تم یاذوالجلال والاکرام کواپنی دعاؤں میں لازم پکڑلو جیساکہ سیدناانسؓ بیان کرتے ہیں کہ آپ ﷺ نے فرمایا" أَلِظُّوا بِيَا ذَا الْجَلَالِ وَالْإِكْرَامِ " کہ تم اپنی دعاؤں میں یا ذوالجلال والاکرام (اے عظمت وکبریائی کے مالک)کے الفاظ کو لازم پکڑو۔(الصحیحۃ:1536)علامہ آلوسیؒ فرماتے ہیں کہ اس حدیث کامطلب یہ ہے کہ اس پرثابت رہواوراپنی دعاؤں میں

اسے بکثرت استعمال کرو اور شیخ ابن جبرینؒ فرماتے ہیں کہ اس حدیث کا مطلب یہ ہے کہ اس نام کے ساتھ اللہ تعالی سے سوال کرو اور اس سے دعائیں مانگو۔ (فضائل قرآن کی کتاب: ص 103)

(7) دعائے یونس پڑھ کر دعائیں کیا کریں:

میرے دوستو! اگر آپ اپنی دعاؤں کو قبول کرانا چاہتے ہیں تو پھر دعا کرنے سے پہلے ایک آسان عمل کیا کریں کہ جب بھی آپ اپنے رب کے حضور اپنے ہاتھوں کو اٹھائیں تو سیدنا یونس علیہ الصلاۃ والسلام کی دعا کو پڑھ کر دعائیں مانگا کریں کیونکہ جو انسان بھی دعائے یونس علیہ الصلاۃ والسلام پڑھ کر دعائیں مانگتا ہے تو اس کی دعائیں قبول کر لی جاتی ہیں جیسا کہ سیدنا سعدؓ بیان کرتے ہیں کہ آپ ﷺ نے فرمایا" دَعْوَةُ ذِي النُّونِ إِذْ دَعَا وَهُوَ فِي بَطْنِ الحُوتِ "کہ مچھلی والے پیغمبر سیدنا یونس علیہ الصلاۃ والسلام کی دعا جو انہوں نے مچھلی کے پیٹ میں مانگی تھی کہ " لَا إِلَهَ إِلَّا أَنْتَ سُبْحَانَكَ إِنِّي كُنْتُ مِنَ الظَّالِمِينَ "تیرے سوا کوئی معبود برحق نہیں، تو پاک ہے، بیشک میں ہی قصوروار ہوں، " فَإِنَّهُ لَمْ يَدْعُ بِهَا رَجُلٌ مُسْلِمٌ فِي شَيْءٍ قَطُّ إِلَّا اسْتَجَابَ اللَّهُ لَهُ "تو جو مسلمان بھی اپنے رب سے کسی بھی چیز کے بارے میں دعا کرے گا تو اللہ رب العزت اس کی دعا کو ضرور شرف قبولیت سے نوازے گا۔ (ترمذی: 3505، و قال الألبانیؒ: اسنادہ صحیح) اسی طرح سے ایک دوسری روایت کے اندر ہے آپ ﷺ نے فرمایا کہ " مَنْ دَعَا بِدُعَاءِ يُونُسَ اسْتُجِيبَ لَهُ "جو انسان بھی سیدنا یونس علیہ الصلاۃ والسلام کی دعا کے ذریعے دعا کرے گا تو اس کی دعا ضرور قبول کی جائے گی۔ (مسند ابو یعلی: 707، حاکم: 4127، اسنادہ حسن)

(8) سورۃ فاتحہ پڑھ کر دعائیں کیا کریں:

برادران اسلام! اگر آپ اپنی دعاؤں کو قبول کرانا چاہتے ہیں تو پھر ایک اور آسان عمل کے ذریعے دعائیں مانگا کریں آپ کی دعا ضرور بالضرور قبول کی جائے گی کیونکہ یہ اللہ رب العزت کا وعدہ ہے کہ جو بندہ بھی ایسا کرے گا میں اس کو ہر چیز عطا کر دوں گا۔ سبحان اللہ۔ اور وہ آسان عمل ہے سورہ فاتحہ پڑھ کر دعائیں مانگنا، اگر آپ کو میری باتوں پر یقین نہ ہو رہا ہو تو پھر اٹھایئے صحیح مسلم حدیث نمبر 395 پڑھئے اور دیکھئے کہ اس کے اندر آپ ﷺ نے کیا بیان فرمایا ہے، سیدنا ابو ہریرہؓ بیان کرتے ہیں کہ میں نے آپ ﷺ کو یہ فرماتے ہوئے سنا کہ اللہ رب العزت کا یہ فرمان ہے" قَسَمْتُ الصَّلَاةَ بَيْنِي وَبَيْنَ عَبْدِي نِصْفَيْنِ "میں نے نماز (یہاں نماز سے مراد سورۃ فاتحہ ہے) کو یعنی سورۃ فاتحہ کو اپنے اور اپنے بندوں کے درمیان دو حصوں میں تقسیم کر دیا ہے اور آدھا میرے لئے ہے اور آدھا میرے بندے کے لئے ہے " وَلِعَبْدِي

"مَا سَأَلَ" اور میرے بندے کے لئے وہ سب کچھ ہے جس کا وہ سوال کرے گا، بندہ جب کہتا ہے " أَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعَالَمِينَ" سب تعریف اللہ تعالی کے لئے ہے جو تمام جہانوں کا پالنے والا ہے، تو رب العزت جواب دیتے ہوئے فرماتا ہے کہ " حَمِدَنِي عَبْدِي" میرے بندے نے میری تعریف بیان کی، پھر جب بندہ " أَلرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ" (بڑا مہربان نہایت رحم کرنے والا) کہتا ہے تو اللہ جواب دیتے ہوئے ارشاد فرماتا ہے کہ " أَثْنَى عَلَيَّ عَبْدِي" میرے بندے نے میری ثنا کی ہے، پھر جب بندہ " مَالِكِ يَوْمِ الدِّينِ" (بدلے کے دن (یعنی قیامت) کا مالک ہے) کہتا ہے تو اللہ رب العزت جواب دیتے ہوئے فرماتا ہے کہ " مَجَّدَنِي عَبْدِي" میرے بندے نے میری بزرگی بیان کی ہے اور ایک مرتبہ آپ ﷺ نے فرمایا کہ اللہ یہ کہتا ہے کہ " فَوَّضَ إِلَيَّ عَبْدِي" میرے بندے نے اپنا سب معاملہ میرے سپرد کر دیا ہے، پھر بندہ جب یہ کہتا ہے " إِيَّاكَ نَعْبُدُ وَإِيَّاكَ نَسْتَعِينُ" (ہم صرف تیری ہی عبادت کرتے ہیں اور صرف تجھ ہی سے مدد چاہتے ہیں) تو اللہ رب العزت یہ فرماتا ہے کہ " هَذَا بَيْنِي وَبَيْنَ عَبْدِي وَلِعَبْدِي مَا سَأَلَ" یہ میرے اور میرے بندے کے درمیان ہے اور میرے بندے کے لئے وہ سب کچھ ہے جس کا وہ سوال کرے گا، پھر جب بندہ یہ کہتا ہے " إِهْدِنَا الصِّرَاطَ الْمُسْتَقِيمَ صِرَاطَ الَّذِينَ أَنْعَمْتَ عَلَيْهِمْ غَيْرِ الْمَغْضُوبِ عَلَيْهِمْ وَلَا الضَّالِّينَ" (ہمیں سیدھی (اور سچی) راہ دکھا، ان لوگوں کی راہ جن پر تو نے انعام کیا ان کی نہیں جن پر غضب کیا گیا اور نہ گمراہوں کی) تو اللہ تعالی فرماتا ہے کہ " هَذَا لِعَبْدِي وَلِعَبْدِي مَا سَأَلَ" یہ میرے بندے کے لئے ہے اور میرے بندے کے لئے وہ سب کچھ ہے جس کا وہ سوال کرے گا۔ (مسلم:395، ابوداؤد:821، ترمذی:2953) میرے دوستو! دیکھا اور سنا آپ نے کہ سورہ فاتحہ پڑھنے والے کو اللہ رب العزت کس طرح سے نوازنے کا وعدہ کرتا ہے تو آپ جب بھی دعائیں مانگا کریں تو سب سے پہلے سورہ فاتحہ ضرور بالضرور پڑھا کریں۔

(9) اللہ کی تعریف کرکے دعائیں مانگا کریں:

(10) اپنے نبی ﷺ پر درود بھیج کر دعائیں کیا کریں:

میرے پیارے پیارے اسلامی بھائیو اور بہنو!

اگر آپ اپنی دعاؤں کو قبول کرانا چاہتے ہیں تو یہ بات اچھی طرح سے یاد رکھ لیں کہ جب کبھی بھی آپ دعائیں کرنے کے لئے اپنے ہاتھوں کو اٹھائیں تو سب سے پہلے اللہ کی تعریف وحمد وثنا بیان کیا کریں پھر اپنے نبی ﷺ پر دورد بھیجے اس کے بعد آپ کو اپنے لئے جو سوال کرنا ہے کیجئے، جو مانگنا ہے مانگئے، اللہ آپ کو ضرور عطا کرے گا، اللہ کی حمد وثنا بیان کرنے کے لئے آپ سورۃ فاتحہ، آیت الکرسی، سورۃ حشر کی آخری تین آیات، سورۃ اخلاص وغیرہ اور ذکر واذکار کے جو کلمات آپ کو یاد

ہوں ہیں وہ پڑھ سکتے ہیں،اس کے بعد آپ درود ابراہیمی پڑھئے اور پھر سوال کیجئے،یہ آپ ﷺ کا وعدہ ہے کہ ایسا کرنے سے دعائیں قبول ہوتی ہے جیساکہ سیدنا فَضالہ بن عبیدؓ بیان کرتے ہیں کہ ایک مرتبہ ہم آپ ﷺ کے ساتھ مسجد میں بیٹھے تھے کہ اچانک ایک آدمی مسجد میں داخل ہوا اور نماز پڑھی اور پھر سلام پھیرتے ہی یہ دعا کرنے لگا کہ " أَللّٰهُمَّ اغْفِرْ لِي وَارْحَمْنِي " اے اللہ مجھے بخش دے اور میرے اوپر رحم فرما،ایسا دیکھ کر آپ ﷺ نے فرمایا کہ " عَجِلْتَ أَيُّهَا الْمُصَلِّي إِذَا صَلَّيْتَ فَقَعَدْتَ فَاحْمَدِ اللَّهَ بِمَا هُوَ أَهْلُهُ وَصَلِّ عَلَيَّ ثُمَّ ادْعُهُ "اے نمازی انسان تم نے بہت جلدی کی ہے،جب تم نماز پڑھو اور پھر دعا کرنے کے لئے بیٹھو تو پہلے اللہ کی شان کے مطابق اس کی حمد و ثنا بیان کرو اور مجھ پر درود بھیجو پھر تم دعا کرو،حضرت فضالہ بیان کرتے ہیں کہ پھر کچھ دیر کے بعد ایک دوسرا آدمی مسجد میں آیا اور نماز ادا کرکے اس نے اس طرح سے دعا کی شروعات کی کہ پہلے اس نے اللہ کی حمد و ثنا بیان کی اور نبی ﷺ پر درود بھیجا تو آپ ﷺ نے اس سے فرمایا کہ " أَيُّهَا الْمُصَلِّي ادْعُ تُجَبْ "اے نمازی ! دعا کر قبول کی جائے گی،ایک دوسری روایت میں ہے آپ نے فرمایا کہ دعا کرو تمہاری دعا قبول کی جائے گی "وَسَلْ تُعْطَ " اورمانگو تمہاری مراد پوری کی جائے گی۔ (ترمذی:3476،نسائی:1284،وقال الألبانيؒ اسنادہ صحیح)دیکھا اور سنا آپ نے کہ اللہ کی تعریف وحمد وثنا بیان کرنے اور اپنے نبی ﷺ پر درود بھیجنے والے سے آپ ﷺ نے کیا کہا کہ جو مانگنا ہے مانگو تمہیں دیا جائے گا،اور یہ بات بھی آپ اچھی طرح سے جان لیں کہ بغیر درود پڑھے کوئی دعا قبول نہیں ہوتی ہے جیساکہ امیر المومنین سیدنا عمر بن خطابؓ نے کہا کہ " إِنَّ الدُّعَاءَ مَوْقُوفٌ بَيْنَ السَّمَاءِ وَالأَرْضِ لَا يَصْعَدُ مِنْهُ شَيْءٌ حَتَّى تُصَلِّيَ عَلَى نَبِيِّكَ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ "بے شک کہ دعا آسمان وزمین کے درمیان ٹھہری رہتی ہے،وہ دعا اس سے کچھ بھی اوپر نہیں چڑھتی ہے جب تک کہ تم اپنے نبی ﷺ پر درود نہ بھیج لو۔(ترمذی:486،وقال الألبانيؒ اسنادہ حسن)اسی طرح سے آپ ﷺ کا بھی فرمان ہے کہ " كُلُّ دُعَاءٍ مَحْجُوبٌ حَتَّى يُصَلَّى عَلَى النَّبِيِّ صلى الله عليه وسلَّم "جب تک آپ ﷺ پر درود نہ بھیجی جائے تب تک ہر دعا کو روک لیا جاتا ہے یعنی کہ دعاؤں کو قبول نہیں کی جاتی ہے۔(الصحيحة:2035) میرے دوستو! جو لوگ بھی سلام پھیرتے ہی جلدی جلدی اللہ کی حمد و ثنا اور درود شریف پڑھے بغیر ہی دعائیں کرنے لگ جاتے ہیں تو ایسے لوگ یہ بات یاد رکھ لیں کہ وہ زندگی سارا اس طرح سے دعائیں کرتے رہیں گے مگر ان کی دعائیں زمین وآسمان کے بیچ میں لٹکی ہوئی رہ جائے گی،اسی لئے اگر آپ اپنی دعاؤں کو قبول کرانا چاہتے ہیں تو پھر جیسا آپ ﷺ نے کہا ہے ویسا ہی عمل کیا کریں۔

(11) چار لوگوں سے دعائیں کرنے کی درخواست کریں:

میرے دوستو! اگر آپ اپنی دعاؤں کو قبول کرانا چاہتے ہیں تو پھر چار قسم کے لوگوں سے اپنے لئے دعا کرنے کی درخواست کیا کریں کیونکہ یہ چار قسم کے لوگ ایسے ہیں جن کی دعائیں فوراً قبول کرلی جاتی ہیں، نمبر ایک جب آپ سفر کی حالت میں ہوں تو اپنے لئے دعائیں کیا کریں یا پھر کوئی سفر پر روانہ ہونے والا ہے تو آپ اس سے درخواست کریں کہ وہ آپ کے لئے دعا کریں کیونکہ مسافر کی دعائیں قبول کی جاتی ہیں،اسی طرح سے اگر آپ اپنی دعاؤں کو قبول کرانا چاہتے ہیں تو پھر اپنے ابو جان سے دعائیں کرنے کی درخواست کیا کریں کیونکہ ایک انسان کے والد محترم کی دعائیں اس کے حق میں قبول کی جاتی ہیں جیساکہ فرمان مصطفیٰ ﷺ ہے" ثَلَاثُ دَعَوَاتٍ يُسْتَجَابُ لَهُنَّ، لَا شَكَّ فِيهِنَّ" تین آدمی کی دعاؤں کی قبولیت میں کوئی شک ہی نہیں ہے،" دَعْوَةُ الْمَظْلُومِ، وَدَعْوَةُ الْمُسَافِرِ، وَدَعْوَةُ الْوَالِدِ لِوَلَدِهِ " نمبر ایک مظلوم کی دعا، نمبر دو مسافر کی دعا اور نمبر تین والد کی اپنی اولاد کے حق میں دعا۔(ابن ماجہ: 3862 وقال الالبانیؒ: اسنادہ حسن)ذرا غور سے سنئے کہ آپ ﷺ کیا کہا ہے کہ ایک باپ کی دعا اولاد کے حق میں ضرور قبول ہوتی ہے مگر افسوس ہے آج کے نوجوانوں پر جو اپنے والدین سے دوری اختیار کئے ہوتے ہیں،اپنے والدین سے کبھی درخواست نہیں کرتے کہ آپ ہمارے حق میں دعائیں کرو مگر کسی ایرے غیرے اور نتھو خیرے کو یہ ضرور کہتے ہیں کہ آپ ہمارے لئے دعائیں کرو،حدیث کی روشنی میں آپ یہ بات اچھی طرح سے جان لیں کہ اگر کوئی غیر آپ کے حق میں دعائیں کرے گا تو اس کی کوئی گارنٹی نہیں کہ اس کی دعائیں قبول کی جائے گی لیکن اگر آپ کے حق میں آپ کے والد دعائیں کریں گے تو ان کی دعائیں ضرور قبول کی جائیں گی اسی لئے اے نوجوانوں جاؤ اور اپنے والدین سے درخواست کرو کہ وہ تمہارے حق میں دعائیں کریں،اگر وہ تم سے ناراض ہیں تو انہیں راضی کرلو ورنہ دردر کی ٹھوکریں کھاتے رہوگے نہ دنیا میں کامیاب ہوسکوگے اور نہ ہی آخرت میں کامیابی ملے گی۔

اسی طرح سے اگر آپ یہ چاہتے ہیں کہ آپ کی دعائیں قبول کی جائے تو آپ اگر حج وعمرہ پر گئے تو اپنے لئے خوب دعائیں کیا کریں یا پھر اگر کوئی حج وعمرہ کے لئے جارہا ہو تو آپ اس سے درخواست کریں کہ وہ آپ کے حق میں دعائیں کریں کیونکہ حج وعمرہ کرنے والوں کی دعائیں بھی قبول کی جاتی ہیں جیساکہ سیدنا ابن عمرؓ بیان کرتے ہیں کہ آپ ﷺ نے فرمایا" الْغَازِي فِي سَبِيلِ اللَّهِ وَالْحَاجُّ وَالْمُعْتَمِرُ وَفْدُ اللَّهِ دَعَاهُمْ فَأَجَابُوهُ وَسَأَلُوهُ فَأَعْطَاهُمْ " کہ اللہ کی راہ میں جہاد کرنے والا، حاجی اور عمرہ کرنے والے اللہ تعالیٰ کے مہمان ہوتے ہیں،اللہ تعالیٰ نے انہیں بلایا تو انہوں نے اس کی دعوت کو قبول کیا اور پھر انہوں نے اللہ تعالیٰ سے مانگا تو اللہ نے انہیں عطا کردیا۔(ابن ماجہ: 2893 وقال الالبانیؒ: 2893)

(12) دوسروں کے لئے دعائیں مانگا کریں:

برادران اسلام! اگر آپ یہ چاہتے ہیں کہ آپ کی دعائیں قبول کی جائے تو پھر آپ اپنی دعاؤں میں دوسروں کو یاد رکھئے آپ کی ہر دعا قبول کی جائے گی، جو کچھ بھی آپ اللہ سے مانگنا چاہتے ہیں وہی سب کچھ آپ اپنے کسی رشتے دار کے لئے مانگئے، اللہ وہی سب کچھ آپ کو عطا کردے گا، آج کل لوگ تو بس ایک دوسرے سے حسد وجلن کرنے میں لگے رہتے ہیں، ہر کس وناکس ایک دوسرے کو برباد کرنے کی دعائیں کرتا رہتا ہے مگر کوئی کسی کے لئے بھلائی اور ترقی کی دعائیں نہیں کرتا ہے، انسان یہ سمجھتا ہے کہ میں اس کے حق میں دعائیں کیوں کروں؟ انسان یہ سوچتا ہے کہ اگر میں اس کے حق میں دعائیں کروں گا تو وہ میری دعا سے اچھا ہو جائے گا مگر اسے اس بات کا احساس وعلم نہیں ہے کہ دوسروں کے حق میں دعائیں کرنے سے نورانی مخلوق اس کے حق میں دعائیں کریں گے اور اس کی اپنی دعائیں ہی قبول ہوں گی، اگر آپ کو میری باتوں پر یقین نہ آرہا ہو تو پھر یہ حدیث سن لیجئے کہ سیدنا ابودرداءؓ بیان کرتے ہیں کہ آپ ﷺ نے فرمایا" دَعْوَةُ الْمَرْءِ الْمُسْلِمِ لِأَخِيهِ بِظَهْرِ الْغَيْبِ مُسْتَجَابَةٌ "ایک مسلمان کی دوسرے مسلمان کے حق میں اس کے پیٹھ پیچھے یعنی اس کی غیر حاضری میں کی گئی دعا قبول ہوتی ہے،" عِنْدَ رَأْسِهِ مَلَكٌ مُوَكَّلٌ كُلَّمَا دَعَا لِأَخِيهِ بِخَيْرٍ قَالَ الْمَلَكُ الْمُوَكَّلُ بِهِ آمِينَ وَلَكَ بِمِثْلٍ " دعا کرنے والے شخص کے سر کے پاس ایک فرشتہ مقرر ہوتا ہے اور جب وہ اپنے مسلمان بھائی کے لئے خیر وبرکت کی دعائیں کرتا ہے تو مقرر فرشتہ ہر دعا پر آمین کہتا ہے اور یہ کہتا ہے کہ تجھے بھی اسی کی مثل حاصل ہو۔(مسلم:2733) اس حدیث کے راوی سیدنا ابودرداءؓ کے بارے میں ان کی بیوی محترمہ سیدہ ام درداءؓ کہتی ہیں کہ سیدنا ابودرداءؓ کے 360/دوست واحباب تھے اور وہ تہجد کے وقت میں ان سب کا نام لے کر دعائیں کیا کرتے تھے، جب میں نے ان سے اس کی وجہ پوچھی تو انہوں نے کہا کہ فرمان رسول ﷺ کے مطابق اگر کوئی مسلمان کسی مسلمان بھائی کے حق میں اس کے پیٹھ پیچھے دعائیں کرتا ہے تو فرشتے اس کے حق میں دعائیں کرتے ہیں اور" أَفَلَا أَرْغَبُ أَنْ تَدْعُوَ لِي الْمَلَائِكَةُ "مجھے یہ بات پسند ہے کہ میں تنہائی میں ان کے لئے دعائیں کروں اور میرے لئے رحمت کے فرشتے دعائیں کیا کریں۔(حیاۃ السلف بین القول والعمل:793/1، سیر اعلام النبلاء:351/2)

(13) اپنے نیک اعمال کے وسیلے سے دعائیں مانگا کریں:

میرے دوستو! اگر آپ یہ چاہتے ہیں کہ آپ کی دعائیں فوراً قبول کر لی جائے تو پھر آپ ایک بہت ہی اہم کام کرکے رکھیں اور وہ یہ ہے کہ آپ اپنی زندگی میں کچھ ایسی نیکیاں بھی کرکے رکھیں جو آپ کے اور آپ کے رب کے علاوہ اس کائنات میں کسی کو بھی معلوم نہ ہو، نہ ہی آپ کی بیوی کو اور نہ ہی آپ کے آل واولاد کو اس کی خبر ہو بلکہ آپ کے اس نیکی کے بارے

میں کسی کو بھی کانوں کان خبر نہ ہو، میں ایسااس لئے کہہ رہاہوں کہ اگرآپ کے پاس ایسی نیکیاں ہوں گی توآپ اپنے رب سے اس کا حوالہ اوراس کا واسطہ دے کرجوکچھ بھی مانگیں گے توآپ کارب آپ کو عطا کردے گا،اگرآپ کو میری اس بات پریقین نہ ہورہاہوتوپھرآپ وہ مشہور ومعروف واقعے کو ذرا یاد کیجئے کہ بنی اسرائیل کے تین آدمی جب مصیبت میں پھنس گئے اورانہیں جب اپنی موت نظرآنے لگی توان تینوں نے اپنے اپنے خاص خاص نیکیوں کے وسیلے سے دعائیں مانگی تھی اوررب العزت نے ان کی دعاؤں کو شرف قبولیت سے نوازا بھی تھا،ایک نے اپنے رب سے کہا کہ اے میرے رب توجانتاہے کہ میں صرف تیری رضاوخوشنودی کے لئے ہی اپنے والدین کی خدمت کیا کرتا تھا،وقت پڑاتومیں نے اپنے بیوی بچوں پراپنے والدین ہی ترجیح دیا تھا،'' أَللّٰهُمَّ إِنْ كُنْتُ فَعَلْتُ ذٰلِكَ ابْتِغَاءَ وَجْهِكَ فَفَرِّجْ عَنَّا مَا نَحْنُ فِيهِ مِنْ هٰذِهِ الصَّخْرَةِ '' اے اللہ ! اگرمیں نے یہ کام تجھے خوش کرنے کے لئے کیا تھاتواس چٹان کی آفت کو ہم سے ہٹادے اوراس غارکے دہانے کو اتنا توکھول دے کہ آسمان نظرآنے لگے ،آپ ﷺ نے فرمایا کہ اس کی دعا قبول ہوئی اور'' فَانْفَرَجَتْ شَيْئًا لاَ يَسْتَطِيعُونَ الخُرُوجَ ''بھاری بھرکم چٹان اپنے آپ ہی کھسک گیا مگروہاں سے نکلنا اب بھی ناممکن تھا،اب دوسرے نے کہاکہ اے میرے رب ! میرے چچا کی ایک لڑکی تھی،جومجھے بہت محبوب تھی،میں نے اس کے ساتھ براکام کرنا چاہا مگروہ راضی نہ ہوئی،اسی زمانے میں ایک سال قحط پڑا،اب وہ میرے پاس قرضے لینے آگئی تومیں نے اسے ایک سوبیس دینااس شرط پردئے کہ وہ تنہائی میں میرے ساتھ براکام کرےاوروہ راضی بھی ہوگئی،اب جب میں اس پر قابوپاچکاتھا تواس نے کہاکہ اے انسان ! اللہ سے ڈراور یہ حرام کام نہ کر،یہ سن کرمیں اپنے برے ارادے سے بازآگیااوروہاں سے چلاآیااوراپنا پیسہ بھی اس سے واپس نہیں لیا،'' أَللّٰهُمَّ إِنْ كُنْتُ فَعَلْتُ ابْتِغَاءَ وَجْهِكَ فَافْرُجْ عَنَّا مَا نَحْنُ فِيهِ''اے اللہ ! اگریہ کام میں نے صرف تیری رضاکے لئے کیاتھا تو توہماری اس مصیبت کو دورکردے،چنانچہ '' فَانْفَرَجَتِ الصَّخْرَةُ غَيْرَ أَنَّهُمْ لاَ يَسْتَطِيعُونَ الخُرُوجَ مِنْهَا ''چٹان ذراسی اورکھسکی لیکن اب بھی ان کے لئے وہاں سے باہرنکلنا ممکن نہ تھا،اب تیسرے انسان نے دعاکی کہ اے اللہ میں نے چندمزدورکواجرت پررکھے تھے،سب مزدورکومیں نے اجرت دے دی تھی مگران میں ایک ایسامزدوربھی تھاجواپنی اجرت ہی چھوڑگیاتھا،پھرمیں نے اس کی مزدوری کی رقم کوکاروبار میں لگادیااوربہت کچھ نفع بھی حاصل ہوگیا،پھرکچھ دنوں کے بعد وہی مزدورمیرے پاس آیا اورکہا کہ اے اللہ کے بندے میری مزدوری دے دے،میں نے اس سے کہاکہ یہ جوکچھ تودیکھ رہاہے،اونٹ،گائے،بکری اورغلام یہ سب تمہاری مزدوری ہی ہے،یہ سب لے جاؤ،چنانچہ اس شخص نے سب کچھ لیااوراپنے ساتھ لے گیااوران میں سے ایک چیز بھی اس نے باقی نہیں چھوڑی،'' أَللّٰهُمَّ فَإِنْ كُنْتُ فَعَلْتُ ذٰلِكَ ابْتِغَاءَ وَجْهِكَ فَافْرُجْ عَنَّا مَا نَحْنُ فِيهِ''تواے اللہ ! اگرمیں نے یہ سب کچھ تیری رضامندی

حاصل کرنے کے لئے کیا تھا تو ہماری اس مصیبت کو دور کر دے، جیسے ہی ان تینوں افراد کی دعائیں مکمل ہوئی تو پھر کیا ہوا آیئے سنتے ہیں صادق مصدوق ﷺ کی زبانی آپ نے فرمایا کہ " فَانْفَرَجَتِ الصَّخْرَةُ فَخَرَجُوا يَمْشُونَ " وہ چٹان ہٹ گئی اور وہ سب باہر نکل کر خراماں خراماں چلتے بنے۔(بخاری:2215،2272) سبحان اللہ! دیکھا اور سنا آپ نے کہ جو نیک عمل صرف اور صرف اللہ کی رضا وخوشنودی کے لئے کی جائے تو اس کے وسیلے سے دعائیں بھی قبول ہوتی ہے اور بڑی سی بڑی مصیبتوں سے بھی چھٹکارا حاصل ہوتا ہے اسی لئے آپ بھی دعا کرنے سے پہلے اپنے خاص نیکیوں کا حوالہ دے کر اپنے رب سے مانگا کریں۔

(14) دو رکعت نماز پڑھ کر دعائیں مانگا کریں:

میرے دوستو! اگر آپ یہ چاہتے ہیں کہ آپ دعائیں فورا قبول کر لی جائے تو پھر آپ کامل وضو بنا کر سیدھے نماز کے لئے کھڑے ہو جائیں اور دوران نماز سجدوں میں یا پھر بعد از نماز ہاتھ اٹھا کر عاجزی وانکساری کے ساتھ دعائیں کیا کیجئے کیونکہ جو انسان بھی اس طرح سے عمل کرتا ہے تو اس کی دعائیں ضرور قبول کی جاتی ہے، آیئے اس بارے میں میں آپ کو ایک پیارا اور سچا واقعہ سناتا ہوں، سیدنا ابو ہریرہؓ بیان کرتے ہیں کہ آپ ﷺ نے فرمایا کہ جب سیدنا ابراہیم علیہ الصلاۃ والسلام اپنے بیوی سیدہ سارہ علیہا السلام کے ساتھ سفر ہجرت پر تھے تو ایک ایسے شہر میں جا پہنچے جہاں ایک ظالم بادشاہ رہتا تھا، اس ظالم بادشاہ کو جب اس بات کی خبر ہوئی کہ سیدنا ابراہیم علیہ الصلاۃ والسلام کے ساتھ ایک نہایت ہی خوبصورت عورت ہے تو وہ بری نیت کے ارادے سے سیدہ سارہ علیہا السلام کے پاس گیا، اس وقت سیدہ سارہ وضو کرکے نماز پڑھنے میں مشغول ہو گئی تھی اور یہ دعا کر رہی تھے کہ " اللَّهُمَّ إِنْ كُنْتُ آمَنْتُ بِكَ وَبِرَسُولِكَ وَأَحْصَنْتُ فَرْجِي إِلَّا عَلَى زَوْجِي فَلاَ تُسَلِّطْ عَلَيَّ الكَافِرَ " اے اللہ! اگر میں تجھ پر اور تیرے رسول (ابراہیم علیہ الصلاۃ والسلام) پر ایمان رکھتی ہوں اور اگر میں نے اپنے شوہر کے سوا ہمیشہ اپنی شرمگاہ کی حفاظت کی ہے تو تو مجھ پر ایک کافر کو مسلط نہ کر، آپ ﷺ نے فرمایا کہ سیدہ سارہ علیہا السلام کا یہ دعا کرنا تھا کہ " فَغُطَّ حَتَّى رَكَضَ بِرِجْلِهِ " وہ بادشاہ تھر تھر کانپنے لگا اور اس کا پاؤں زمین میں دھنس گیا، یہ دیکھ کر سیدہ سارہ علیہا السلام نے یہ دعا کی کہ اے اللہ! اگر یہ ظالم بادشاہ مر گیا تو لوگ کہیں گے کہ میں نے ہی مارا ہے اس لئے تو اسے موت نہ دے، چنانچہ وہ بادشاہ چھوٹ گیا، مگر پھر بھی وہ اپنی اس بری حرکت سے باز نہ آیا، پھر سیدہ سارہ علیہا السلام نے یہی دعا کی پھر وہ تھر تھر کانپتے ہوئے زمین میں دھنس گیا، پھر سیدہ سارہ علیہا السلام نے یہی کہا کے اے اللہ اگر یہ مر گیا تو الزام میرے سر آئے گا اسی لئے تو اسے موت نہ دے، دو سے تین مرتبہ ایسا ہوا آخر وہ مردود وظالم بادشاہ کہنے لگا کہ تم لوگوں نے تو میرے پاس ایک شیطان کو بھیج دیا ہے، اس عورت کو ابراہیم کے پاس لے جاؤ اور انہیں ہاجرہ بھی دے

دو، پھر سیدہ سارہ علیہا السلام اپنے شوہر کے پاس خوشی خوشی باعزت لوٹیں اوران سے کہا کہ دیکھتے نہیں کہ اللہ نے کافر کو کس طرح سے ذلیل ورسوا کردیااورساتھ میں ایک لڑکی بھی دلوادی۔(بخاری:3357،2217) دیکھا اورسنا آپ نے کہ وضوبنا کر نمازپڑھ کردعا کرنے سے کس طرح سے اللہ نے فورا دعا کو شرف قبولیت سے نوازا لہذاآپ بھی اگراپنی دعاؤں کو قبول کرانا چاہتے ہیں تواس پر ضرور عمل کیا کریں۔

(15)اللہ کا ذکرزیادہ کیا کریں:

میرے دوستو!اگرآپ یہ چاہتے ہیں کہ آپ کی دعائیں فوراقبول کرلی جائے توپھرآپ ہمیشہ اپنے زبان پر ذکرالٰہی کو جاری رکھیں کیونکہ جوانسان بھی ہمیشہ اپنے زبان سے ذکرواذکار کے کلمات کوادا کرتا رہتاہے تواس کی دعاؤں کو شرف قبولیت سے نوازا جاتاہے جیسا کہ سیدنا ابوہریرہؓ بیان کرتے ہیں کہ آپ ﷺ نے فرمایا" ثَلَاثَةٌ لَا يَرُدُّ اللهُ دُعَاءَهُمُ " تین آدمی کی دعائیں رد نہیں کی جاتی ہیں، نمبرایک " أَلذَّاكِرُ اللهَ كَثِيرًا "جو بہت زیادہ اللہ کا ذکر کرتا ہو، نمبر دو" وَدَعْوَةُ الْمَظْلُومِ" مظلوم کی آہ اور نمبر تین" وَالْإِمَامُ الْمُقْسِطُ "انصاف کرنے والا بادشاہ۔(الصحیحۃ:3374)

الغرض میرے دوستو!ہماری ہردعاؤں کو شرف قبولیت سے نوازنے کے لئے خودہمارے رب اور ہمارے رسول ﷺ نے دعا کرنے کے طوروطریقے وآداب اور دعا کی قبولیت کے اوقات یہ سب واضح طورپر بیان کردیاہے اب ہمارے ہاتھوں میں ہے کہ ہم ان باتوں پر کتنا عمل کرتے ہیں۔

اب آخرمیں رب العزت سے دعا گوہوں کہ اے الہ العالمین توہم سب کی ہردعاؤں کو شرف قبولیت سے نواز۔آمین ثم آمین یارب العالمین۔

کتبہ

ابومعاویہ شارب بن شاکرالسّلفی

امام وخطیب مرکز مسجد اہل حدیث۔فتح دروازہ۔آدونی۔

ناظم جامعہ ام القری للبنین والبنات۔آدونی۔ضلع کرنول،آندھراپردیش

sharibsalafi9885@gmail.com 9885294745